

وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ
کا ہے سایہ تجھ پر



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفرلہ ما یجری منہ و ما مضی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر (اہلِ سنّت و جماعت)
AFKAR-E-RAZA RESEARCH CENTER

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کا ہے سایہ تجھ پر

کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی

افکارِ رضا ریسرچ سینٹر





جملہ حقوق محفوظ ہیں

رسالے کا نام	وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا سایہ ہے تجھ پر
کاوش	سید کامران عطاری مدنی
صفحات	41
اشاعت	---
مکتبہ	مکتبہ افکارِ رضا
رابطہ	+923155322470

فہرست

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ پاک نے قرآن مجید فرقان حمید میں متعدد مقامات پر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانیں اور عظمتیں بیان کی ہیں، بلکہ یوں کہنا بہتر ہے کہ سارا قرآن ہی حضور کی تعریف وثنا پر مشتمل ہے۔ پھر خود احادیث میں بھی نبیِ مکرم رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار فضائل و برکات اور خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔ ایک طرف آپ کو اول ما خلق اللہ کا جلوہ بنایا، تو دوسری طرف آپ کو خاتم النبیین کا سہرا سجا کر رہتی دنیا کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا۔

کہیں آپ کے اوصافِ جمیلہ کا ذکر فرما کر ساری انسانیت کو جینے کا طریقہ سکھایا تو کہیں آپ کے صدقے اگلوں پچھلوں کی بخشش کا وعدہ فرمایا، کہیں آپ پر درود بھیج کر شانِ رسالت کو بلندی و دوام عطا کیا تو کہیں آپ کو کوثر و مقام محمود سے ممتاز کیا۔ ان فضائل و خصوصیات کو ایسا دوام حاصل ہے کہ ہر زمانہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے قصیدے سناتا ہے۔ ازل تا ابد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفعت و عظمت اور شان و شوکت قائم و دائم ہے۔ انسانیت کی تخلیق سے قبل جب عالمِ ارواح میں میثاق النبیین کی بابرکت محفل سجی تھی تو اس موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہوا، اور وہاں سے تا قیامت ہوتا آرہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

آپ کے خصائص و قصائد پر سینکڑوں، بلکہ ہزاروں مصنفین نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مجلد کتابیں تصنیف کی ہیں، مگر پھر بھی آپ کی شان و کمالات کو کماحقہ بیان نہیں کیا جاسکا۔ کسی نے کیا خوب کہا

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اَوْصاف کا اِک باب بھی پورا نہ ہوا

گو کہ آپ علیہ السلام کو ذکرِ مصطفیٰ کی بلندی کا یہ شرف خالقِ کائنات، خدائے بزرگ و برتر ذات اللہ رب العزت کی پاک و بلند بارگاہ سے ملا جس کے سامنے مخلوق کی کوئی حیثیت نہیں، مگر یہ بھی بخشش کا ایک وسیلہ ہے کہ یہ چند جملے ہمارے لیے نظرِ رحمت کا سبب و ذریعۂ نجات بنیں۔ رسالۂ ہٰذا میں آیت کی تفسیر، احادیث و اقوال اور آیت کے تناظر میں مختلف واقعات کی روشنی میں شانِ رسالت کی عظمت اور ذکرِ مصطفیٰ کی بلندی کو واضح کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ الذی جعل الارض فراشا والسماء بناء و اکرم نبیه بالصلوات والتسلیم سلاما دائما و شرفه بالکتاب و الحکمة علما و عملا و ایدہ بمیثاق النبیین ایمانا و نصرا و رفع له ذکرہ فی الاولین والآخرین بدءا وختاما فصلی علیه وسلم وعلی آله وصحبه اجمعین الی یوم القیامة۔

اما بعد:

ہر شخص یہ بات بخوبی جان لے کہ محبتِ رسول عین ایمان ہے، اور ذکرِ رسول بعینہ ذکرِ خدائے رحمن ہے۔ اللہ پاک نے کلمہ سے لے کر جنت میں موجود درختوں کے پتوں تک ہر جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک نام و ذکر کو اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ قرآن پاک میں اللہ جل وعلا نے جگہ جگہ اپنے نام کے ساتھ نبی علیہ السلام کا ذکر فرمایا ہے، اوران کی اطاعت و پیروی کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری فرمایا ہے۔ ان پر لگے کفار کے بے ہودہ الزامات کا خود جواب ارشاد فرمایا۔ آپ کا نام القاب و صفات کے ساتھ ذکر فرمایا۔

بلکہ روایتوں میں ہے کہ اللہ پاک نے سب سے پہلے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ اس وقت تک لوح، قلم، جنت، دوزخ، فرشتے، آسمان، زمین، سورج، چاند، جن، آدمی کچھ بھی نہ تھا، جب اللہ سبحانہ وتعالی نے کائنات و مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا تو اسی نورِ محمدی کے فیضان سے لوح و قلم، عرش، حاملِ عرش، کرسی، ملائکہ، آسمان، زمینیں، بہشت و دوزخ وغیرہ سب چیزیں بنائی گئیں۔

اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع مخلوقِ الٰہی میں افضل و اعلیٰ ہیں، بلکہ کل جہان آپ کی شانِ لولاک کا صدقہ ہے۔ اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے شمار شانیں، رفعتیں اور بلندیاں عطا فرمائی ہیں۔ دنیا و آخرت میں جا بجا آپ کی شان و قدرت کے مظاہر کو مخلوق کے سامنے واضح کر کے آپ کی محبوبیت کو تمام عالمین پر آشکار کر دیا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی نے اپنے متعلقین و متوسلین کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ بلکہ روایتوں میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام نے اپنے امتیوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بننے کو سعادت قرار دیتے ہوئے اسے اپنی خواہش اور دعا بنایا؛ چنانچہ آپ قیامت سے قبل نبی علیہ السلام کے امتی بن کر دوبارہ مبعوث ہوں گے۔

اس طرح آپ کا ذکر آپ کی پیدائش سے قبل بھی زور و شور سے ہوتا رہا۔ اور یہ صرف ظاہری دنیا کی حد تک محدود نہیں تھا، بلکہ عالمِ ارواح میں بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر سارے نبیوں سے عہد لیا گیا۔

لہٰذا ارشاداتِ قرآن و منطوقِ احادیث اور مبادیاتِ اسلام کے فہم سے یہ امر واضح و بدیہی النظر ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو بے شمار خصوصی فضائل و کمالات سے نوازا ہے۔

لطف و عنایت اور کرم بالائے کرم کا منظر یہ بھی ہے کہ دیگر انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے جن امور کے لیے رب تعالیٰ سے سوال و التجائیں کیں وہ چیزیں اللہ پاک کی

طرف سے بغیر مانگے ہی حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو دے دی گئیں۔ حضرت موسی علیہ السلام نے دیدارِ الٰہی کے لیے سوال کیا لیکن حضور علیہ السلام کو خود رب تعالی نے دیدار سے مشرف کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پچھلوں میں اپنا ذکر باقی رہنے کی اللہ سے دعا کی: ﴿وَاجۡعَلۡ لِّیۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ﴾ یعنی اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں، لیکن حبیبِ اکرم رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خود اللہ پاک نے فرمایا: ﴿وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔(1)

پھر اللہ پاک تمام اولین و آخرین کے سامنے قیامت کے دن حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو شفاعتِ عظمیٰ عطا فرمائے گا جس سے ساری مخلوق مستفیض ہو گی، اور بلندیٔ ذکر کے لیے وہ مقام محمود عطا فرمائے گا جہاں اولین وآخرین سب جمع ہو کر آپ کی حمد وثناء کریں گے۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت کیا خوب فرماتے ہیں۔

وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا، ذِکر ہے اُونچا تیرا

لہٰذا نبی علیہ السلام کی فرمانبرداری واطاعت اور آپ کا ذکر دنیا و آخرت ہر جگہ میں بھلائی ونجات کا سبب ہے۔

یہاں ذیل میں بلندیٔ ذکر سے متعلق رب تعالی کے فرمان: ﴿وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ﴾

---

(1) پارہ30، سورۃ الم نشرح، ایت نمبر:04

کی تفسیر اقوالِ مفسرین، احادیث و اقوالِ علماء و سلف صالحین سے پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔اللہ پاک سے دعاہے کہ وہ ہمیں بھی حضور علیہ السلام کے نغمہ خوانوں میں قبول و منظور فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

رفعتِ ذکر مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر در حقیقت اللہ پاک کا ہی ذکر ہے۔ نبی علیہ السلام کے وسیلہ سے ہم گناہ گاروں کو معرفتِ خداوندی اور ایمان کی نعمت ملی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اللہ کی اطاعت ہے؛ کہ اس نے خود ہی بندوں کو آپ کا ذکر کرنے (یعنی درود و سلام پڑھنے) کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا، جہاں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو گا تو وہ اللہ پاک کی ہی اطاعت و ذکر ہو گا۔

نیز روایتوں کا مفہوم ہے کہ اے محبوب! اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

"لقد خلقت الدنیا و اھلھا لاعرفھم کرامتك و منزلتك عندی" اہلِ دنیا کو اس لیے پیدا کیا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے یہاں ہے میں ان کو دکھادوں۔[1]

یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں خود اللہ پاک نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی شان و ذکر کے متعلق ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ(۴)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔[2]

کتبِ تفسیر و اقوالِ مفسرین

اس آیت کی تفسیر میں علمائے مفسرین کی مختلف آراء ہیں جس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

---

(1) پارہ 30، سورۃ الم نشرح، ایت نمبر: 04

(2) تاریخ دمشق لابن عساکر (518/3)

مرفوعاً روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے مذکورہ آیت کے متعلق پوچھا: انہوں نے کہا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "جب میرا ذکر کیا جائے گا اس کے ساتھ تیرا ذکر بھی کیا جائے گا۔"

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس سے مراد اذان، اقامت، تشہد اور منبروں پر خطبہ میں ذکر ہونا ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت کرے اور ہر معاملہ میں اس کی تصدیق کرے مگر نبی علیہ السلام کو نہ مانے تو اسے یہ چیزیں کچھ نفع نہ دیں گی، بلکہ وہ کافر ہی رہے گا۔"

(3) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک نے نبی علیہ السلام کا ذکر دنیا وآخرت دونوں جہاں میں بلند کیا ہے پس ہر خطیب، ہر شہادت پڑھنے والا اور ہر نمازی یوں (آپ کے نام کا) کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے۔

(4) امام ضحاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کوئی نماز نبی علیہ السلام کے ذکر کے بغیر قبول نہیں، اور کوئی خطبہ آپ کے ذکر سے خالی نہیں ہوتا۔

(5) امام مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اس سے مراد اذان ہے۔

(6) اسی متعلق شاعرِ دربارِ نبوی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا:

أغر علیه للنبوة خاتم ... من الله مشهود یلوح ویشهد

وضم الإله اسم النبی مع اسمه ... إذا قال فی الخمس المؤذن أشهد

وشق له من اسمه لیجله ... فذو العرش محمود وهذا محمد

یعنی اللہ پاک کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شانۂ اقدس پر نبوت کی مہر ظاہر ہوئی، جو نمایاں طور پر ظاہر اور گواہ ہے۔ اللہ پاک نے اپنے نام کے ساتھ آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو ملا دیا۔ جب پانچوں نمازوں میں مؤذن شہادت کہتا ہے۔ اور اللہ پاک نے اپنے نام سے نبی علیہ السلام کو نام عطا فرمایا؛ تاکہ وہ انہیں عظمت عطا فرمائے، پس عرش والا محمود اور فرش والا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(7) بعض نے کہا: اس بلندیِ ذکر سے اللہ پاک کا انبیاء کرام علیہم السّلام سے وعدہ لینا، لوگوں پر نبی علیہ السلام پہ ایمان لانے کو لازم کرنا اور ان کی فضیلت کا اقرار کرنا مراد ہے۔

(8) بعض نے کہا: یہاں بلندیِ ذکر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملانا ہے بایں طور پر کہ محمد رسول اللہ کی اطاعت کو امت پر فرض کر دینا ہے بایں طور پر فرما کر ﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ ﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ﴾، اس طرح کے دیگر ارشادات بھی قرآن و دیگر آسمانی کتب میں موجود ہیں۔[1]

مذکورہ بالا تفسیری اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت اپنے ظاہری معنیٰ و مفہوم کے اعتبار سے بہت عموم رکھتی ہے۔ نوری جلوہ سے دنیاوی ظہور تک، کلمہ شہادت سے لے کر جنت میں درختوں کے پتوں اور لامکاں کے سفر تک ہر وقت سارا زمانہ تمام رنگ سب کچھ حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہی کے دامنِ کرم سے وابستہ ہے۔ کائنات کی جان و روح اور سارا حسن آپ ہی کی طرف لوٹتا ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

---

(1) تفسیر الخازن لباب التاویل فی معانی التنزیل (4/441)

یہاں ذیل میں دیگر مفسرینِ کرام کی آراء بھی ذکر کی جاتی ہیں جس سے آیت کی تفسیر مزید واضح ہو جائے گی۔

امام سہل بن عبدُ اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اذان اور کلمہ توحید میں تیرے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا۔ پس تجھ پر ایمان لائے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا۔(1)

تفسیر مقاتل میں ہے: اے محبوب! ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ پس جب بھی اللہ کا ذکر ہوتا ہے ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی ہوتا ہے، یہاں تک کہ نکاح کے خطبہ میں بھی یہی معاملہ ہے۔(2)

امام ماوردی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس میں تین اقوال ہیں؛ پہلا یہ ہے کہ اس سے مراد نبوت کے ذریعے ذکر کی بلندی ہے۔ اس کے قائل یحییٰ بن سلام وغیرہ ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد آخرت میں بلندیِ ذکر ہے جس طرح کے دنیا میں ہوا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جب بھی میرا ذکر کیا جائے تو تمہارا ذکر بھی کیا جائے گا۔(3)

ایک قول یہ ہے کہ یہاں نبی علیہ السلام کی ولادت سے قبل کی شہرت مراد ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبی بنا کر بھیجنے سے پہلے اولین و آخرین میں آپ کا ذکر بلند کر دیا۔(4)

---

(1) تفسیر التستری (ص198)

(2) تفسیر مقاتل بن سلیمان (4/742)

(3) تفسیر الماوردی = النکت والعیون (6/297)

(4) شعب الایمان (2/147 ت زغلول)

روحُ المعانی میں ہے: ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر (نبوت وغیرہ کے ذریعے) بلند کر دیا۔ مثلاً: نبی علیہ السلام کے نام کو اللہ پاک نے کلمہ شہادت میں اپنے نام کے ساتھ رکھا، ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، ملائکہ کی محفل میں ان پر درود کی بارش کی، مسلمانوں کو بھی ان پر درود بھیجنے کا حکم دیا، اور انہیں مختلف القاب سے نوازا۔ جیسے: یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ، یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ، یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ، یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ وغیرہ، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کا ذکر اگلی کتابوں میں کیا، اور سابقہ انبیاء و قوموں سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔[1]

تفسیر مظہری میں ہے: بے شک جب آسمانِ دنیا والے اللہ جل وعلا کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے ساتھ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی کرتے ہیں اور یہ بیان کر دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام عرش کی پائے پر لکھا ہے۔ نیز حضرت ابنِ عباس رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ لوحِ محفوظ کے درمیان لا الہ الا اللہ وحدہ دینه الإسلام ومحمد عبدہ ورسوله لکھا ہوا ہے۔[2]

تفسیر کبیر میں ہے: جان لو کہ یہ آیت نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے ہر ذکر کو شامل و عام ہے، چاہے نبوت کے ساتھ ہو یا آسمان و زمین کی شہرت ہو، یا عرش پر نام لکھا ہونا ہے یا کلمہ شہادت، تشہد وغیرہ میں آپ کا ذکر اللہ پاک کے ذکر کے ساتھ ہو، اور یہ کہ اللہ پاک نے آپ کا ذکر اپنے ساتھ کتبِ سابقہ میں کیا ہے، اور یہ کہ خطبوں، اذان اور کتب و رسائل کے آغاز و اختتام پر ساتھ ذکر ہوتا ہے۔

---

(1) تفسیر الالوسی روح المعانی-ط العلمیۃ (389/15)

(2) التفسیر المظہری (292/01)

نیز اللہ پاک نے قرآن میں بھی آپ کا ذکر اپنے ساتھ فرمایا ہے: ﴿وَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ﴾(التوبۃ:62)، ﴿وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾(النساء:13)﴿اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾(النور:54)

امام رازی رحمۃُ اللہِ علیہ مزید فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قرآن میں رسول و نبی جیسے القاب سے ندا کی گئی ہے، جبکہ دیگر انبیاء علیہم السّلام کو ناموں کے ساتھ یا موسیٰ یا عیسیٰ سے پکارا گیا، اور نبی علیہ السلام کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں یوں داخل کر دیا کہ وہ نبی علیہ السلام کے ذکر کو محبوب رکھتے ہیں، اور یہی اس آیت کا معنیٰ ہے: ﴿سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ گویا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

سارا جہان آپ کے متبعین سے بھرا پڑا ہے، آپ کی ثناء کی جاتی ہے، آپ پر درود پڑھتے ہیں اور آپ کی سنت کی حفاظت کرتے ہیں، بلکہ نماز کے فرائض میں سے بھی کوئی فرض ایسا نہیں ہے کہ جس کے ساتھ سنت نہ ہو، گویا کہ لوگ فرض میں اللہ کے امر کی اتباع اور سنت کی اتباع میں نبی علیہ السلام کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اللہ پاک نے اپنی اطاعت و بیعت کو نبی علیہ السلام کی اطاعت و بیعت قرار دیا۔ ﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾(النساء:80) ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ﴾(الفتح:10)

سلاطین آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے متبع بننے کو اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتے، بلکہ یہ جہالت کے پلندے بادشاہوں کا بدترین امر ہے کہ وہ آپ کے قبیلہ کے علاوہ کہیں سے خلیفہ نصب کریں۔ پس قراء حضرات آپ کے منشور کی حفاظت کرتے ہیں، مفسرین اس کے معانی کی تفسیر کرتے ہیں، واعظین آپ کے وعظ و نصیحت کو آگے

پہنچاتے ہیں۔ بلکہ علماء و سلاطین آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دروازے کے پیچھے سے سلام پیش کرتے ہیں، اپنے چہروں کو آپ کے روضہ کی مٹی سے رگڑتے ہیں اور آپ کی شفاعت کی امید کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ کا شرف قیامت تک باقی ہے۔[1]

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا

---

(1) تفسیر الرازی = مفاتیح الغیب او التفسیر الکبیر (32/208)

بلندئ ذکر پر قرآن کی نصوص و گواہی

یہ حقیقت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کی رفعت و بلندی صرف آیتِ کریمہ (وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) تک محدود نہیں، بلکہ سارا قرآن ہی حضور کی نعت وصفت اور بلندئ شان کا گواہ ہے۔

قرآن کی ہر آیت و لفظ خواہ ظاہر ہو یا خفی، حقیقت ہو یا مجاز، اشارۃُ النص ہو یا دلالۃُ النص، مفسر ہو یا محکم در حقیقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس ہی کی طرف راجع ہے۔ کیونکہ ایمان و اسلام کی بنیاد و مرکز اور مدار نبی علیہ السلام کی ذات ہے۔ نہ صرف یہی، بلکہ آپ کا ذکر منبعِ اسلام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی شخص اُس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک نام کا کلمہ (لا إله إلا الله محمد رسول الله) نہ پڑھ لے۔

بہر حال قرآن کی متعدد آیات میں اللہ پاک نے واضح طور پر اپنے ذکر کے ساتھ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر شامل کر دیا ہے۔ اس حوالے سے صرف چند آیاتِ قرآنی کے مضامین ملاحظہ فرمائیں:

☆ آپ سے جنگ خدا سے جنگ ہے۔ (بقرہ:278،279)

☆ آپ کی اطاعت خُدا کی اطاعت ہے۔ (النساء:80)

☆ آپ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ (النساء:14)

☆ آپ کی مخالفت خدا کی مخالفت ہے۔ (انفال:13)

☆ آپ کی طرف بلانا خدا کی طرف بلانا ہے۔ (النساء:61)

☆ آپ کی طرف ہجرت خدا کی طرف ہجرت ہے۔ (النساء:100)

☆آپ پر ایمان لانا خدا پر ایمان لانے کی طرح ضروری ہے۔(النساء:136)

☆آپ سے مقابلہ خدا سے مقابلہ ہے۔(مائدہ:33)

☆آپ سے دوستی خدا سے دوستی ہے۔(مائدہ:56)

☆آپ سے منہ پھیرنا خدا سے منہ پھیرنا ہے۔(انفال:20)

☆آپ کے بلانے پر حاضِر ہونا خدا کے بلانے پر حاضر ہونا ہے یا بالفاظِ دیگر آپ کا بلاوا خدا کا بلاوا ہے۔(انفال:24)

☆آپ سے خیانت خدا سے خیانت ہے۔(انفال:27)

☆آپ کی طرف سے کسی شے سے بَراءَت کا اظہار خدا کی طرف سے بَراءت کا اظہار ہے۔(توبہ:1)

☆آپ سے معاہدہ خدا سے معاہدہ ہے۔(توبہ:7)

☆آپ کی محبت خدا کی محبت ہے۔(توبہ:24)

☆آپ کا کسی شے کو حرام قرار دینا خدا کا حرام قرار دینا ہے۔(توبہ:29)

☆آپ سے کُفر کرنا خدا سے کفر کرنا ہے۔(توبہ:54)

☆آپ کی عطا خدا کی عطا ہے اور آپ کا فضل وکرم خدا کا فضل وکرم ہے۔ (توبہ:59)

☆آپکی رضا خدا کی رضا ہے اور آپ کو راضی کرنا خُدا کو راضی کرنا ہے۔(توبہ:62)

☆آپ کا کسی کو غنی کرنا خدا کا غنی کرنا ہے۔(توبہ:74)

☆آپ سے جھوٹ بولنا خدا سے جھوٹ بولنا ہے۔(توبہ:90)

☆آپ کی خیر خواہی خدا کی خیر خواہی ہے۔(توبہ:91)

☆آپ کی طرف بلانا خدا کی طرف بلانا ہے۔(نور:48)

☆آپ کا وعدہ خدا کا وعدہ ہے۔(احزاب:22)

☆آپ کی رضا چاہنا خدا کی رضا چاہنا ہے۔(احزاب:29)

☆آپ کا فیصلہ خدا کا فیصلہ ہے۔(احزاب:36)

☆آپ کو ایذا دینا خدا کو ایذا دینا ہے۔(احزاب:57)

☆آپ پر پیش قدمی خدا پر پیش قدمی ہے۔(حجرات:1)

☆آپ کی مدد خدا کی مدد ہے۔(حشر:08)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا(1)

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک ہزار مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کچھ صفاتی نام درج ذیل ہیں:

"المزمل، والمدثر، وأحمد، وأبطحی، وامام، وأول، وآخر، وأمین، وأمی، والمذكر، وأذن، وبار، وبیان، وبرهان، وباطن، وبشیر، والرسول، ونبی، وشاهد، ومبشر، ونذیر، وسراج، ومنیر، ورؤف، ورحیم، ومحمد، وحامد، ومحمود، وقاسم، وعاقب، وحاشر، وهادی، ومهتدی، وطس، وحم، وصفی، ومصطفیٰ، ومرتضیٰ، ومجتبیٰ، وناصر، وقائم، وحافظ، وشهید، وعادل، وحكيم، وحجة، ومؤمن، وعليم، ومطيع، وواعظ، وصادق، وقرشي، وهاشمي، ومكي،

(1)ملتقط از ماہنامہ فیضان مدینہ بتغیر(ربیع الاول/1440ھ)

ومدنی، وعزیز، وحریص، ویتیم، وعائل، وغنی، وجواد، وعالم، وفتاح، وطاهر، ومطهر، وخطیب، وفصیح، ومتقی، وسابق، ومقتضی، ومهلل، وشفیع، ومشفع، وطیب، ومطیب، وطاهر، وحلیم، وشکور، ورقیب، ومبین، وولی، وحرمی، وزکی، ومهدی، وکلیم، وتام، وحافظ، ومذکور، وناطق، ومصدوق، ورشید، ومرشد، ومصدق، وسلام، ومنذر، وعبد، وکریم، ومحلل، ومحرم، وواضع، ورافع، ومجید، وثانی اثنین، ومنصور، وخیر، ونقیب، وعلی، ومهاجر، وعامل، ومبارك، ورحمة، وناهی، ومتوسط، وشفاء، وفصیح، وشافع، وتقی، وقریب، ومنیب، وفاتح، وعظیم۔"[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے القاب وصفات بھی بہت زیادہ ہیں، امام ابو بکر بن العربی فرماتے ہیں کہ آپ کے اسماءوصفات میں سے کچھ یہ ہیں:

"قائد الغر المحجلین، وحبیب الله، وخلیل الرحمن، وصاحب الحوض المورود، والشفاعة، والمقام المحمود، وصاحب الوسیلة، والفضیلة، والدرجة الرفیعة، والرأفة، والرحمة، وصاحب التاج، والمعراج، واللواء، والقضیب، وراکب البراق، والناقة، والنجیب، وصاحب الحجة، والسلطان، والخاتم، والبرهان، وصاحب الهراوة، والنعلین، وروح الحق، وقدم الصدق، ورحمة للعالمین، ونعمة الله، والعروة الوثقی، والصراط المستقیم، والنجم الثاقب، وداعی الله، وأبی القاسم، ورسول رب العالمین، والمصلح، والمهیمن، وسید ولد آدم، وسید المرسلین، وإمام المتقین، والحق المبین، وخاتم النبیین، والرؤف الرحیم،

---

(1) بھجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار (2/692)

والنبی الأمی۔"(1)

بلندئ ذکر پر سیر و احادیث سے مظاہر و شواہد

اللہ جل و علا کے فرمان ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کا فیضان صرف قرآن تک محدود نہیں، بلکہ احادیث و سیرت کے متفرق پہلو و متنوع گوشے بلندئ ذکر کے مظاہر و شواہد کو بیان کرتے ہیں۔

بلکہ ایسی متعدد روایات موجود ہیں جن سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ عزو جل نے اپنے محبوب کے نام و ذکر کو اپنے نام و ذکر کے ساتھ لازم و ملزوم کر دیا ہے۔ اذان و اقامت، نماز و جنازہ اور کلمۂ شہادت تک ہر جگہ نام مبارک کی موجودگی سے بلندئ ذکر کی برکت و اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ پھر یہ نہ صرف زمین، بلکہ آسمانوں پر، جنت کے پتوں، محلوں اور حوروں پر نام مبارک کے جلوے موجود ہیں۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

یہاں ذیل میں ایسی ہی روایات وواقعات بیان کئے جائیں گے جن سے بلندئ ذکر کی وسعت و ہمہ گیری، اس کی گہرائی و دوام اور عرش و فرش میں اس کے پھیلے ہوئے مظاہر و نظائر سامنے آجائیں گے۔ چنانچہ؛

عبدُاللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم مؤذن کو اذان کہتے سنو تو جو وہ کہتا جائے تم بھی کہو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ پاک بدلہ میں اس پر دس

---

(1) بھجۃ النفوس والاسرار فی تاریخ دار ھجرۃ النبی المختار (2/693)

رحمتیں بھیجتا ہے۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو؛ کہ یہ جنت میں ایک منزل ہے جسے وہ اپنے بندوں میں سے کسی بندہ کو عطا فرمائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں ہی وہ ہوں گا۔ پس جو میرے لیے وسیلہ کا سوال کرے گا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔"(1)

ایک شخص اپنی نماز میں دعا مانگ رہا تھا، مگر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جلدی کی۔ پھر آپ نے اسے یا کسی اور کو بلا کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ کی حمد و ثناء سے آغاز کرے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھے، پھر اس کے بعد اللہ سے جو چاہے دعا مانگے۔(2)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے، اور عرض کی: میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کہ میں نے کیسے تیرا ذکر بلند کیا ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا۔(3)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، آپ نے عرض کی: اے

---

(1) صحیح مسلم (4/2)

(2) سنن الترمذی (5/517)

(3) مسند ابی یعلی-ت السناری (2/533)

میرے رب! میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرمادے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: تو نے محمد کو کیسے پہچانا؟ حالانکہ میں نے اسے ابھی تک (بشری صورت میں) پیدا نہیں کیا۔ عرض کی: اے رب! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں روح پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا، سامنے عرش کے پایوں پر لکھا ہوا تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پس میں نے جان لیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہوا ہے وہ تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا، وہ مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں، جب تو نے مجھ سے ان کے وسیلہ سے دعا مانگی تو میں نے تجھے بخش دیا، اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے نہ پیدا کرتا۔[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے دیئے گئے زمین و آسمان کے معاملات سے فارغ ہو گیا تو میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: تو نے مجھ سے پہلے کے انبیاء کو مکرم و معزز کیا ہے؛ حضرت ابراہیم کو خلیل اور حضرت موسیٰ کو کلیم بنایا، حضرت داؤد کے لیے پہاڑ اور حضرت سلیمان کے لیے ہوا اور جنوں کو مسخر کیا، حضرت عیسیٰ کے لیے مردوں کو زندہ کیا، پس تو نے مجھے کیا عطا فرمایا؟ اللہ پاک نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ان سب سے افضل مقام نہیں دیا؛ کہ جب بھی میرا ذکر ہو گا تو تیرا بھی ذکر ہو گا۔ الحدیث[2]

---

(1) تاریخ دمشق لابن عساکر (7/437)

(2) تفسیر ابن کثیر - ت السلامة (8/430)

علامہ طحاوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: اللہ جل وعلا کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر دی گئی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو اس سے بلند مقام دیا ہے جس کا کچھ حصہ حدیث میں بیان ہوا ہے اور کچھ حصہ یہاں بیان نہیں ہوا بلکہ سورہ الم نشرح کی آیت ﴿وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ﴾ (الشرح:4) میں بیان ہوا ہے، حتیٰ کہ ان کا ذکر اذان میں بھی ہے جس کے ذریعے مخلوق کو فرض نماز کے لیے بلایا جاتا ہے اور اس کے ذریعے عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ خصوصیت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی، نہ سلیمان علیہ السلام کو، نہ عیسیٰ علیہ السلام کو اور نہ ان کے علاوہ دیگر نبیوں کو۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے فضائل ہیں جن کا حدیث اور اس سورت میں کوئی ذکر نہیں ہے، یعنی فرض نماز میں بھی اپنے ذکر کے ساتھ ان کا ذکر رکھا ہے، اور نمازی پر تشہد میں درود پڑھنا لازم کیا ہے۔ چنانچہ

جب نبی علیہ السلام کو رب تعالیٰ نے ان خصوصیات و فضائل پر متوجہ کیا تو نبی علیہ السلام نے خواہش کی کہ کاش انہوں نے یہ مانگنے کا سوال ہی نہ کیا ہوتا۔ کیونکہ اس سے افضل فضائل اللہ پاک نے آپ کو عطا فرما دیئے۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں، اور اس میں اللہ عزوجل کا ذکر نہ کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود نہ پڑھیں تو وہ مجلس ان کے لیے باعثِ نقصان ہو گی۔ پس اگر اللہ چاہے تو ان کو عذاب کر دے اور اگر چاہے تو ان کو بخش دے۔[2]

(1) شرح مشکل الاثار (10/127)
(2) السنن الکبیر للبیھقی (6/329 ت الترکی)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے لغزش سرزد ہوئی، آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کی: اے اللہ! میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرما دے۔ پس اللہ پاک نے آپ کی طرف وحی فرمائی: کون محمد؟ عرض کی: تیرا نام بابرکت ہے! اے اللہ عزوجل جب تو نے مجھے پیدا کیا، میں نے اپنا سر عرش کی جانب اٹھایا تو اس پر میں نے یہ لکھا دیکھا: لا إله إلا الله محمد رسول الله۔

پس میں نے جان لیا کہ تو نے جس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ رکھا، تیرے نزدیک ان سے زیادہ کوئی منزلت والا نہیں۔ پس اللہ پاک نے ان کو وحی فرمائی: اے آدم! میری عزت و جلال کی قسم! وہ تیری اولاد میں سے آخری نبی ہو گا، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں نے تجھے نہ پیدا کیا ہوتا۔

محمد بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ پاک نے جو بھی پیدا کیا، جو بھی بنایا اور جو بھی وجود میں لایا ان سب میں حضور علیہ السلام زیادہ عزت والے ہیں۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ اللہ پاک نے کسی کی زندگی کی قسم یاد فرمائی ہو، سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے؛ کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ (الحجر: 72) یعنی اے محبوب! تمہاری جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔ (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لے آؤ، اور اپنی امت کو

---

(1) الشریعۃ للآجری (3/1415)

بھی حکم دیں کہ وہ ان پر ایمان لائیں، اگر محمد نہ ہو تا میں آدم کو نہ پیدا کر تا، نہ جنت اور نہ جہنم کو پیدا کر تا۔ میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا جس سے پانی حرکت کرنے لگا۔ پھر میں نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا جس سے عرش ٹھہر گیا۔

اسے ابو الشیخ نے طبقات الاصفہانیین میں روایت کیا اور امام حاکم نے روایت کرکے اسے صحیح قرار دیا، اور امام سبکی نے شفاء السقام میں اور امام بلقینی نے اپنے فتاوی میں اسے نقل کرکے بر قرار رکھا۔ امام ذہبی نے کہا کہ اس کی سند میں عمرو بن اوس مجہول ہے، انتہی۔ اور اس حدیث کے کچھ حصے کا شاہد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ہے جسے امام حاکم نے روایت کیا۔

امام جمال الدین محمود بن جملہ فرماتے ہیں: حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے علاوہ انبیاء و ملائکہ میں سے کسی کو بھی اللہ پاک نے یہ مقام نہیں عطا فرمایا۔ [1]

زمین و زماں تمہارے لیے، مکین و مکاں تمہارے لیے
چُنین و چناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مستطاب الخصائص الکبری میں نقل کرتے ہیں:

امام بزار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معراج کے موقع پر جب مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے گزرا، میں نے اس میں اپنا نام محمد رسول اللہ لکھا ہوا پایا۔

اور دار قطنی نے الافراد میں، اور امام خطیب بغدادی و امام ابن عساکر نے

---

(1) سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد (1/ 74)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں: جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میں نے عرش پر ایک سبز ریشمی چادر دیکھی جس میں سفید نور سے "لاإله إلا الله محمد رسول الله ابوبکر الصدیق عمر الفاروق "لکھا تھا۔

امام ابن عساکر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے پر لا الہ إلا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں موجود ہر درخت کے پتوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

امام حاکم نے اس کی صحت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف وحی کی: اے عیسٰی! محمد پر ایمان لے آؤ اور حکم دو کہ آپ کی امت میں سے جو ان کو پالے تو وہ بھی ان پر ایمان لے آئے۔ اگر محمد نہ ہوتے تو میں آدم کو نہ پیدا کرتا، نہ جنت کو اور نہ جہنم کو پیدا کرتا، میں نے عرش کو پانی پر پیدا کیا جس سے پانی حرکت کرنے لگا۔ پھر میں نے عرش پر لا الہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ لکھا جس سے عرش ٹھہر گیا۔ امام ذہبی نے کہا کہ اس کی سند میں عمرو بن اوس مجہول ہے۔[1]

امام ابن عساکر نے ابو زبیر کے طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

---

(1) راوی کے مجہول ہونے سے حدیث ضعیف ہوتی ہے جسے بالاجماع فضائل میں ذکر کرنا جائز ہے۔

کہ آدم علیہ السلام کے کندھوں کے مابین محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا تھا۔[1]

طبرانی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے، عقیلی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اور ابن عدی نے مرفوعا روایت کیا کہ حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کی انگوٹھی آسمانی تھی جسے آپ کی طرف بھیجا گیا تھا، پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو اپنی انگلی میں پہن لیا۔ اس انگوٹھی پر أنا اللہ لا إلہ إلا أنا، محمد عبدی و رسولی نقش تھا۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں: لا إلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ۔[2]

امام طبرانی نے اور ابو نعیم نے حلیہ اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب آدم علیہ السلام ہند میں اترے تو انہیں کچھ وحشت لاحق ہوئی، حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان کہی: اللہ أکبر أشھد أن لا إلہ إلا اللہ دو مرتبہ یہ کہا، پھر دو مرتبہ أشھد أن محمد رسول اللہ کہا۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا: یہ محمد کون ہیں؟ فرمایا: یہ آپ کی اولاد میں سے ہی آخری نبی ہیں۔[3]

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کی تعداد کے برابر لاٹھیاں نازل فرمائیں۔ پھر وہ اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے بیٹے!

---

(1) الخصائص الکبری (1/13)

(2) سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد (1/412)

(3) الدر المنثور فی التفسیر بالماثور (1/135)

میرے بعد تم میرے خلیفہ ہو، لہٰذا، اسے تقویٰ اور استقامت سے تھامے رکھنا۔ اور جب بھی تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی ساتھ کرنا۔ کیونکہ جب میں روح اور مٹی کے درمیان تھا، میں نے عرش کے پائے پر ان کا نام لکھا دیکھا تھا۔

پھر میں نے آسمانوں کا چکر لگایا تو ایسی کوئی جگہ نہ تھی جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہ لکھا ہو۔ نیز میرے رب عزوجل نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت میں کوئی محل یا کوئی کمرہ ایسا نہیں دیکھا جہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہ لکھا ہو۔ میں نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام جنت کی حوروں کے سینوں پر لکھا دیکھا، جنت کے محلات کی اینٹوں پر، طوبیٰ کے درختوں کے پتوں پر، سدرۃُ المنتہیٰ کے پتوں پر، پردوں کے اطراف پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسے لکھا دیکھا۔ لہٰذا، تم ان کا ذکر کثرت سے کرنا؛ کیونکہ فرشتے بھی ہر وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں۔ (1)

روایت میں آتا ہے کہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت پر وفات پاؤ گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یارب! محمد کون ہیں؟ فرمایا: محمد وہ ہستی ہے جس کا نام میں نے اپنے عرش پر زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے لکھا تھا، اور وہ میرا نبی و حبیب اور مخلوق میں سب سے بہتر ہے، اور ساری مخلوق اور تمام فرشتوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے رب! اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تجھے ساری مخلوق سے محبوب ہیں تو کیا میری امت سے زیادہ فضیلت والی امت تو نے پیدا کی

---

(1) تاریخ دمشق لابن عساکر (23/281)

ہے؟ اللہ پاک فرماتا ہے: امتِ محمد کی فضلیت دیگر امتوں پر ایسی ہے جیسی خود محمد ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے رب! میں چاہتا ہوں کہ میں ان کو دیکھ سکوں۔ اللہ پاک نے فرمایا: تم انہیں (ابھی) نہیں دیکھ سکتے، ہاں اگر تم ان کا کلام سننا چاہو تو یہ سن سکتے ہو۔ عرض کی: یارب! میں ان کا کلام سننا چاہتا ہوں۔

اللہ پاک نے فرمایا: اے امتِ محمد! پس ہم سب نے اپنے آباء کی پشتوں اور ماوؤں کے رحموں سے آواز دی "لبّيك اللهمّ لبّيك لا شريك لك" اللہ پاک نے فرمایا: اے امتِ محمد! میری رحمت میرے غضب اور میری بخشش میرے جلال پر حاوی ہو گئی۔ میں نے تمہیں عطا فرمادیا اس سے پہلے کہ تم مجھ سے کچھ مانگو، اور میں نے تمہاری درخواست قبول کرلی قبل اس کے کہ تم مجھے پکارو، اور یقیناً تمہاری نافرمانی کرنے سے پہلے میں نے تمہیں معاف کر دیا۔

پس جو شخص بھی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ پڑھتا ہو گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ اور قرآن کی اس آیت ﴿وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ﴾ میں اسی مذکورہ واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔[1]

قدرت کے قلم سے نبی علیہ السلام کا مبارک نام محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پتھروں، پودوں اور حیوانات پر بھی قدرتی طور پر لکھا ہونے کے کثیر واقعات موجود ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

(1) نھایۃ الارب فی فنون الادب (13/218)

ارشاد فرمایا: ”حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر: لا إله إلا الله محمد رسول الله نقش تھا۔“یعنی انگوٹھی کے نگینہ پر لکھا تھا۔[1] اس کے علاوہ دنیا بھر میں کثیر جگہوں میں نامِ مبارک پائے جانے کے متعلق سیرت حلبیہ وغیرہ کتب سیر میں کثیر واقعات منقول ہیں۔

آنکھوں کا تارا نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
دل کا اُجالا نام محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کر لو وظیفہ نام محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

شفاء شریف میں ہے: فقیہ قاضی ابو الفضل کہتے ہیں: یہ اللہ عزوجل کی نبی علیہ الصلاۃ والسلام پر اس عظیم نعمت کا بیان ہے کہ جو اللہ پاک کے نزدیک آپ کو مقام و منزلت اور کرامت حاصل ہے بایں طور پر کہ اس نے آپ کے دل کو ایمان و ہدایت کے لیے کھول دیا، اور آپ کے ظرف کو علم و حکمت کے چشموں کے لیے کشادہ کر دیا، اور آپ کو زمانۂ جاہلیت کے رسم و رواج سے نفرت دلا کر ان سے بایں طور پر دور کر دیا؛ کہ آپ کا دین سب پر غالب آگیا، اور آپ کی نبوت و رسالت کی ذمہ داریوں کو کم کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو وہ پہنچادیں جو ان کی طرف اتارا گیا، اور تاکہ ان کے عظیم مقام جلیل مرتبہ اور ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ جمع کرنے کو نمایاں کرے۔

جعفر بن محمد الصادق رحمۃ اللہِ علیہ کہتے ہیں کہ گویا ارشاد ہوا:

جب بھی آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی رسالت کا ذکر ہو گا تو میری ربوبیت کا بھی ذکر

---

(1) السیرۃ الحلبیۃ=انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون (1/314)

ہو گا۔ بعض نے کہا: اس سے مقامِ شفاعت مراد ہے۔ اللہ پاک نے اپنے ذکر کے ساتھ ان کے ذکر کو یوں بیان کیا ہے کہ ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ذکر کیا ہے پس اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ﴾، ﴿اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾[1]

مزید فرماتے ہیں: محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علامت یہ ہے کہ آپ کا بکثرت ذکر کیا جائے کیونکہ جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ اس کا اکثر ذکر کرتا ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری کی بکثرت خواہش کرنا بھی علاماتِ محبت سے ہے کیونکہ ہر محب اپنے محبوب سے ملاقات چاہتا ہے۔

اور حدیث اشعریین میں ہے کہ جب وہ مدینہ شریف حاضر ہوئے تو وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

(عنقریب ہم اپنی محبوب ہستیوں سے ملیں گے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔)[2]

البدایہ والنہایہ میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیگر سے افضل و اعلیٰ مقام عطا فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت دونوں میں بلند کیا ہے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (الشرح: 4) پس ہر خطیب و شفیع اور نماز پڑھنے والا یہ پڑھتا ہے کہ أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا رسول الله۔ پس اللہ پاک نے اپنے نام کے ساتھ نبی علیہ السلام کے نام کو مشارق و مغارب میں

(1) الشفا بتعریف حقوق المصطفی–وحاشیۃ الشمنی (19/1)

(2) الشفا بتعریف حقوق المصطفی–وحاشیۃ الشمنی (25/2)

شامل کر دیا ہے، اور یہ فرض نماز کی چابی ہے۔[1]

اللہ پاک کا ذکر نبی علیہ السلام کے ذکر سے ملا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ﴾ یعنی جب بھی میرا ذکر ہو گا تو تیرا ذکر بھی ہو گا۔ پس آپ کا ذکر شہادتین، اذان، اقامت، خطبہ اور تشہد میں ساتھ ہوتا ہے۔

امام ماوردی وغیرہ بعض آئمہ نے فرمایا کہ اس آیت میں بلندی ذکر سے مراد مقامِ شفاعت ہے۔ کیونکہ وہاں آپ کی رفعتِ شان تمام مخلوق پر ظاہر ہو گی۔[2]

الاختیار میں ہے: نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام کا ذکر اللہ پاک کے ذکر کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿ورفعنا لك ذكرك﴾ کہا گیا ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہو گا تو تیرا بھی ذکر ہو گا۔[3]

مواھب اللدنیہ میں ہے: اللہ جل وعلا فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا﴾ اس آیت کے ذریعے اللہ پاک نے اپنے بندوں کو خبر دی ہے کہ اس کے نزدیک ملاءِاعلیٰ میں نبی علیہ السلام کا مقام و مرتبہ کتنا بلند ہے کہ وہ ملائکہ کے سامنے نبی علیہ السلام کی ثناء بیان فرماتا ہے، اور ملائکہ ان پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ پاک نے عالمِ سفلی کو آپ پر درود و سلام پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پس آپ پر عالم علوی و سفلی سب کی ثناء و درود کا اجتماع ہو جاتا ہے۔[4]

---

(1) البدایۃ والنھایۃ (9/368)

(2) شرح الشفا (1/54)

(3) الاختیار لتعلیل المختار (1/95)

(4) المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ (2/519)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: اذان ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعثِ نزولِ رحمت۔

اوّلاً حضور کا ذکر عین ذکرِ خدا ہے امام ابن عطا پھر امام قاضی عیاض وغیرہما ائمہ کرام تفسیر قولہ تعالیٰ ورفعنا لك ذکرك میں فرماتے ہیں:

جعلتك ذکراً من ذکری فمن ذکرك فقد ذکرنی۔ میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا جو تمہارا ذکر کرے وہ میرا ذکر کرتا ہے۔

اور ذکرِ الٰہی بلاشبہہ رحمت اُترنے کا باعث، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں ذکر کرنے والوں کی نسبت فرماتے ہیں:

حفتهم الملئكة وغشيتهم الرحمة ونزلت عليهم السكينة۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ وابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور اُن پر سکینہ اور چین اُترتا ہے۔ اسے مسلم اور ترمذی نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔(ت)

ثانیاً ہر محبوبِ خدا کا ذکر محلِ نزولِ رحمت ہے، امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ (نیکوں کے ذکر کے وقت رحمتِ الٰہی اترتی ہے۔)(1)

اسی میں ہے: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی ذکرِ الٰہی ہے، حدیث میں ہے رب عزوجل نے کریمہ ورفعنا لك ذکرك کے نزول کے بعد کہ ہم نے بلند کیا تمہارے

(1) فتاویٰ رضویہ (5/666)

لئے تمہارا ذکر، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیج کر ارشاد فرمایا:

اتدری کیف رفعت لك ذكرك جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر تمہارے لئے کیونکر بلند فرمایا؟

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی:

تو خوب جانتا ہے۔ فرمایا: جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك فقد ذکرنی میں نے تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔ (1)

اسی میں ہے: حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرماتا ہے: ورفعنا لك ذكرك (اور بلند کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر۔) امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفا شریف میں اس آیتِ کریمہ کی تفسیر سیدی ابن عطا قدس سرہ العزیز سے یوں نقل فرمایا: جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك ذکرنی۔ یعنی حق تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے: میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا تو جو تمہارا ذکر کرے اس نے میرا ذکر کیا۔

بالجملہ کوئی مسلمان اس میں شک نہیں کر سکتا کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد بعینہ خدا کی یاد ہے پس بحکم اطلاق جس جس طریقہ سے ان کی یاد کی جائے گی حسن و محمود ہی رہے گی۔ (2)

---

(1) فتاویٰ رضویہ (128/8)

(2) فتاویٰ رضویہ (763/23)

اسی میں ہے: ذکر حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نورِ ایمان و سرورِ جان ہے ان کا ذکر بعینہ ذکرِ رحمٰن ہے۔قال تعالیٰ:ورفعنا لك ذكرك(اے حبیب! ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا ہے۔ت)[1]

بلندئ ذکر سے متعلق متفرق امور

جہاں قرآن کریم و احادیثِ مبارکہ میں صراحت کے ساتھ بلندئ ذکر کے متعلق واقعات وروایات بیان ہوئی ہیں،وہیں کتبِ دینیہ میں متعدد ایسے امور وواقعات موجود ہیں جو مجموعی طور پر اس عظیم حقیقت کی تائید وتوثیق کرتے ہیں۔

قیمتی خزانہ

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (وکان تحتہ کنز لھما) کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مذکورہ دیوار کے نیچے سونے کی تختی تھی جس پر لکھا ہوا تھا:”حیرت ہے اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہو، پھر بھی مشقت میں پڑا رہے!حیرت ہے اس شخص پر جو جہنم پر یقین رکھتا ہو، پھر بھی ہنستا رہے!حیرت ہے اس شخص پر جو دنیا کو اور اس کے رہنے والوں کے حالات کی تبدیلی کو دیکھتا ہو، پھر بھی اس پر اطمینان کرے!میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔“[2]

زمین و آسمان میں بلندئ ذکر

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا یعنی منبروں کے

---

(1)فتاویٰ رضویہ(752/23)

(2)الشفا بتعریف حقوق المصطفی-وحاشیۃ الشمنی(174/1)

اوپر آپ کا ذکر بلند کیا ہے، اور منبروں پر آپ کا ذکر رب تعالی کے ذکر کے ساتھ ملا ہوا ہے، بلکہ عرش پر، جنتوں کے پتوں پر، جنت کے محلوں اور حوروں پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام لکھا ہوا ہے۔[1]

دو ہزار سال قبل نام رکھنا

امام احمد بن محمد حنفی حموی لکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے نبی علیہ السلام کا نام مخلوق کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل رکھ لیا تھا۔[2]

توبہ کی قبولیت

قرآن پاک میں اللہ جل وعلا کے فرمان:(فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه)کے متعلق مفسرین کرام کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ حضرت آدم نے عرش پر محمد رسول اللہ لکھا دیکھا تھا، پھر ان کلمات کے ذریعے آپ کی شفاعت قبول ہوئی۔[3]

صفاتی نام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک نام "الرفیع الذکر" ہے؛ کہ اللہ پاک نے آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے۔[4]

---

(1)شرح الشفا(1/462)

(2)غمز عیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر(1/14)

(3)تفسیر القرطبی=الجامع لاحکام القران(1/324)

(4)سبل الھدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد(1/466)

اللہ پاک کا خصوصی فضل

مرقاۃُ المفاتیح میں ہے: خلیل نے عرض کی کہ ﴿وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ﴾، اور حبیب سے اللہ پاک نے خود فرمایا: ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾[1]

فتاویٰ رضویہ میں ہے: خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے آیا، انہوں نے پچھلوں میں اپنا ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دعا کی: ﴿وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ﴾ اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔ (ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خود فرمایا: ﴿وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ ت) اور اس سے اعلیٰ وارفع مژدہ ملا: ﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (ت) کہ جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد و ثناء کا شور ہر زبان سے جوش زن ہو گا۔[2]

روئے زمین میں بلندیٔ ذکرِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پھر مشاہدے سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز کے اوقات زمین کے مختلف حصوں میں بدلتے رہتے ہیں۔ کسی جگہ فجر کا آغاز ہوتا ہے تو کہیں ظہر کا وقت ہو جاتا ہے، کہیں عصر اور کہیں مغرب و عشاء بھی اسی تسلسل سے بدلتے رہتے ہیں یہاں تک کہ ہر وقت زمین میں کہیں نہ کہیں اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ناموں کی صدائیں بلند ہو رہی ہوتی ہیں۔

---

(1) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح (9/3687)

(2) فتاویٰ رضویہ (30/193)

اسباق و نتائج

مذکورہ آیتِ قرآنیہ، احادیثِ مبارکہ اور سیرت کے خوشوں سے بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ بلندیٔ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محض ایک فضیلت نہیں، بلکہ اللہ جل و علا کی مقرر کردہ سنت ہے۔ اللہ پاک نے اپنے ذکر کے ساتھ نبی علیہ السلام کا ذکر یوں ملا دیا کہ زندگی و بندگی کا کوئی گوشہ نبی علیہ السلام کے ذکر و محبت کے بغیر کامل نہیں ہو سکتا۔

ان دلائل سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و تعظیم اور اطاعت ایمان کا بنیادی جزء ہے۔ آپ کے ذکر کو بلند کرنا، درود پڑھنا اور سیرت و احادیث کو بیان کرنا درحقیقت احکامِ الٰہی کی بجا آوری ہے۔ مسلمان ہونے سے لے کر جنت میں داخلہ تک ہر شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا محتاج ہے۔ نیز ان امور سے یہ امر بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے، اور آپ کے ذکر کو مکان و زمان کی قید سے آزاد کر دیا۔ لہٰذا، ایمان کی حلاوت و لذت حضور علیہ السلام کی یاد و محبت میں ہے جس سے ہر مسلمان کا دل معمور ہونا چاہیے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: جانِ برادر! اپنے ایمان پر رحم کر، خدائے قہار و جبار جل جلالہ سے لڑائی نہ باندھ، وہ تیرے اور تمام جہان کی پیدائش سے پہلے ازل میں لکھ چکا تھا و رفعنا لك ذکرك یعنی ارشاد ہوتا ہے اے محبوب ہمارے! ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کیا کہ جہاں ہماری یاد ہو گی تمہارا بھی چرچا ہو گا اور ایمان بے تمہاری یاد کے ہرگز پورا نہ ہو گا۔ آسمانوں کے طبقے اور زمینوں کے پردے تمہارے نامِ نامی سے

گونجیں گے، مؤذن اذانوں اور خطیب خطبوں اور ذاکرین اپنی مجالس اور واعظین اپنے منابِر پر ہمارے ذکر کے ساتھ تمہاری یاد کریں گے۔

اشجار واحجار، آہُو وسوسمار ودیگر جاندار واطفال شیر خوار ومعبودان کفار جس طرح ہماری توحید بتائیں گے ویسا ہی بہ زبانِ فصیح وبیانِ صحیح تمہارا منشورِ رسالت پڑھ کر سنائیں گے، چار اکنافِ عالم میں لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا غلغلہ ہو گا، جز اشقیائے ازل ہر ذرہ کلمۂ شہادت پڑھتا ہو گا، مسبحانِ ملاء اعلیٰ کو ادھر اپنی تسبیح وتقدیس میں مصروف کروں گا اُدھر تمہارے محمود درودِ مسعود کا حکم دوں گا۔ عرش وکرسی، ہفت اوراق سردہ، قصور جناں، جہاں پر اللہ لکھوں گا محمد رسول اللہ بھی تحریر فرماؤں گا۔ اپنے پیغمبروں اوراولوالعزم رسولوں کو ارشاد کروں گا کہ ہر وقت تمہارا دم بھریں اور تمہاری یاد سے اپنی آنکھوں کو روشنی اور جگر کو ٹھنڈک اور قلب کو تسکین اور بزم کو تزئین دیں۔ جو کتاب نازل کروں گا اس میں تمہاری مدح وستائش اور جمال صورت وکمال سیرت ایسی تشریح وتوضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری طرف جھک جائیں اورنادیدہ تمہارے عشق کی شمع ان کے کانوں، سینوں میں بھڑک اٹھے گی۔

ایک عالَم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری تنقیصِ شان اور محوِ فضائل میں مشغول ہو تو میں قادرِ مطلق ہوں، میرے ساتھ کسی کا کیا بس چلے گا۔ آخر اسی وعدے کا اثر تھا کہ یہود صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالتے اور چاند پر خاک ڈالتے ہیں تو اہلِ ایمان اس بلند آواز سے ان کی نعت سناتے ہیں کہ سامع اگر انصاف کرے بے ساختہ پکار اٹھے۔ لاکھوں بے دینوں نے ان کے محوِ فضائل پر کمر باندھی، مگر مٹانے

والے خود مٹ گئے اور ان کی خوبی روز بروز مترقی رہی۔ پھر اپنے مقصود سے تو یاس وناامیدی کرلینا مناسب ہے ورنہ برب کعبہ ان کا کچھ نقصان نہیں، بالآخر ایک دن تو نہیں، تیرا ایمان نہیں۔[1]

اِک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ لٰہذا بلندئ ذکر رسول کی بہترین عملی تعبیر یہی ہے کہ آپ کی سنتوں، اخلاقیات اور سیرت وتعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ساری دنیا تک پہنچایا جائے۔ اس لئے کہ در حقیقت یہی وہ نظام ہے جس پر دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کی دیوار کھڑی ہے۔

اللہ پاک ہمیں آپ کی سیرت و سنت پر چل کر دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

---

(1) فتاوی رضویہ (30/718-719)

مزید علمی اور تحقیقی رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات 3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات 9 فضائلِ درودِ پاک
10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول 11 حکایاتِ احیاء العلوم
12 علم کے پیاسے لوگ 13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں
14 آیاتِ احکام ماخوذ از تفسیر صراط الجنان 15 حکایاتِ روح البیان
16 حیات انبیاء پر عمدہ دلائل 17 سود کی تباہ کاریاں
18 امامِ اعظم کی ذہانت کے واقعات 19 صفر کا مہینہ ہرگز منحوس نہیں
20 اخلاقِ مصطفی قرآن کی روشنی میں 21 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی 111 نصیحتیں
22 شانِ ولی 23 زبان کی آفات 24 خدمتِ والدین کا صلہ 25 توسل پر عمدہ دلائل
26 عدمِ سایۂ مصطفیٰ پر عمدہ دلائل 27 قیلولہ اور سائنس 28 حفظِ قرآن کے فضائل
29 عاشقانِ رسول کی قبریں 30 امام احمد بن حنبل اور معمولاتِ اہلسنت
31 ساری کثرت پاتے یہ ہیں 32 رشوت کی تباہ کاریاں 33 احادیثِ قدسیہ کے انوار
34 تخریج احادیثِ فیضانِ سنّت 35 نابالغ بچوں کے احکام و مسائل
36 شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 37 مختلف حکایات و واقعات
38 فحش وڈیوز دیکھنے کا عبرتناک انجام 39 دیُّوث کون؟ 40 فتنۂ دجّال
41 مَائِلَاتٌ مُمِيلَاتٌ کون ؟ 42 امام بخاری علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت
43 امام مسلم علیہ الرحمہ اور معمولاتِ اہلسنت 44 سخاوتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قرآن و حدیث کی روشنی میں
45 کالے جادو کا علاج 46 تعویذ پہننا شرک نہیں
47 حضرت خضر نبی یا ولی؟ علمی و تحقیقی گفتگو 48 خون کے آنسو
49 ننگے سر نماز پڑھنا کیسا؟ 50 بزرگانِ دین کا شوقِ عبادت 51 بزرگانِ دین کا شوقِ تلاوت
52 حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت کی شرعی حیثیت 53 اسمِ اعظم کی تحقیق
54 بزرگانِ دین کا شوقِ صدقہ و خیرات 55 نفسِ اَمّارہ کی شرارتیں
56 اذانِ بلال اور سورج کا نہ نکلنا ایک علمی و تحقیقی رسالہ 57 حُسن و جمالِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
58 فراستِ مومن 59 جوامع الکلم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم 60 تفسیرِ آیتِ ختمِ نبوت علمی و تحقیقی رسالہ
61 دعا مومن کا ہتھیار ہے 62 صحبت کا اثر 63 اصل ترقی 64 بزرگانِ دین کا طریقۂ شکرگزاری
65 مایوسی کا علاج 66 حدیثِ ضعیف اور حدیثِ موضوع کی تحقیق 67 ابنِ تیمیہ کون؟
68 ناشکری کا انجام 69 خوفِ خدا میں رونے والوں کے واقعات 70 نورانی چہرے
71 فضائلِ مدینہ 72 فضائلِ آبِ زم زم 73 مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
74 قیمتی اوراد و وظائف 75 موت کی یاد 76 بے نمازی کا عبرتناک انجام 77 ذکر اللہ کے فضائل
78 روح کی غذا 79 غیرِ نبی پر علیہ السلام کا اطلاق علمی و تحقیقی رسالہ 80 تنگ زندگانی
81 حدیثِ عمّار علمی و تحقیقی جائزہ 82 کلیجہ چبانے والی روایت کا تحقیقی محدثانہ جائزہ
83 مسئلۂ سماعِ موتیٰ پر علمی و تحقیقی گفتگو 84 کیا تمہیں عقل نہیں ؟
85 واقعہ کربلا سے ہم نے کیا سیکھا ؟ 86 موضوع حدیث کی پہچان فتاوی رضویہ کی روشنی میں
87 سلطان صلاحُ الدّین ایوبی علیہ الرحمہ کے کارنامے
88 تلخیص رسالہ حیات الموات فی بیان سماع الاموات
89 تلخیص رسالہ الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلاء
90 تلخیص رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین 91 علم نور ہے 92 فضائل جمعہ
93 بے اُن کے واسطہ کے خدا کچھ عطا کرے حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
94 صدیق اکبر سب سے بڑھ کر 95 شانِ غوثِ پاک 96 قیامت کی نشانیاں
97 خوشبوئے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم 98 ابنِ قیم کون؟ 99 ابنِ حزم کون؟ 100 ابنِ عبدالوھاب نجدی کون؟
101 درودِ پاک پڑھنے والوں کے ایمان افروز واقعات 102 وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر